احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ
19- اپریل 1995ء

خلافت لائبریری ربوہ

روزنامہ
# الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 88 بدھ - 18 ذیقعدہ - 1415ھ' 19 شہادت 1374ہش' 19 اپریل 1995ء

## گناہ اور یقین دونوں جمع نہیں ہو سکتے

مبارک وہ جو یقین رکھتے ہیں کیونکہ وہی خدا کو دیکھیں گے مبارک وہ جو شبہات اور شکوک سے نجات پا گئے ہیں کیونکہ وہ گناہ سے نجات پائیں گے۔ مبارک تم جب تمہیں یقین کی دولت دی جائے کہ اس کے بعد تمہارے گناہ کا خاتمہ ہو گا۔ گناہ اور یقین دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

# ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

گناہ اور غفلت سے پرہیز کے لئے اس قدر تدبیر کی ضرورت ہے جو حق ہے تدبیر کا۔ اور اس قدر دعا کرے جو حق ہے دعا کا۔ جب تک یہ دونو اس درجہ پر نہ ہوں اس وقت تک انسان تقویٰ کا درجہ حاصل نہیں کرتا اور پورا متقی نہیں بنتا۔ اگر صرف دعا کرتا ہے اور خود کوئی تدبیر نہیں کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا امتحان کرتا ہے یہ سخت گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا امتحان نہیں کرنا چاہئے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک زمیندار اپنی زمین میں تردد تو نہیں کرتا اور بدوں کاشت کے دعا کرتا ہے کہ اس میں غلہ پیدا ہو جائے۔ وہ حق تدبیر کو چھوڑتا ہے اور خدا تعالیٰ کا امتحان کرتا ہے وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اور اسی طرح پر جو شخص صرف تدبیر کرتا ہے اور اسی پر بھروسہ کرتا اور خدا تعالیٰ سے دعا نہیں مانگتا وہ ملحد ہے۔

جیسے پہلا آدمی جو صرف دعا کرتا ہے اور تدبیر نہیں کرتا وہ خطا کار ہے۔ اسی طرح پر یہ دوسرا جو تدبیر ہی کو کافی سمجھتا ہے وہ ملحد ہے مگر تدبیر اور دعا دونو باہم ملا دینا (دین حق) ہے۔ اسی واسطے میں نے کہا ہے کہ گناہ اور غفلت سے بچنے کے لئے اس قدر تدبیر کرے جو تدبیر کا حق ہے اور اس قدر دعا کرے جو دعا کا حق ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۵۲۰)

## نمایاں کامیابی

○ محترم ایڈ منسٹریٹر صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے فضل عمر ہسپتال ربوہ کے شعبہ میڈیسن کے ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب نے F.C.P.S پارٹ 1 کا امتحان پاس کر لیا ہے۔

مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت کے صاحبزادے ہیں اور فضل عمر ہسپتال کے علاوہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان میں بطور مہتمم صنعت و تجارت خدمت بجالا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعا ہے کہ وہ مکرم ڈاکٹر صاحب کو آئندہ زندگی میں مزید کامیابیوں اور ترقیات سے نوازے اور فضل عمر ہسپتال ربوہ کے تمام کارکنان کو خدمت کے میدان میں ہر لحاظ سے بہترین کارکردگی کی توفیق عطاء فرمائے۔

## ضرورت عملہ

○ دفتر انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹکٹس و انجینئرز عقب گولبازار ربوہ میں ایک آفس انچارج کی ضرورت ہے۔ ٹائپ جاننا ضروری ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ خواہشمند حضرات تعلیمی و تجرباتی سند / سرٹیفکیٹ کے ساتھ خاکسار کو ملیں۔

(وکیل المال ثالث تحریک جدید ربوہ)

## تقریب شادی

○ مورخہ ۵- جنوری ۱۹۹۵ء بمقام کنری مکرم عبد السلام طاہر صاحب استاذ جامعہ احمدیہ نے اپنی بھتیجی عزیزہ زاہدہ پروین صاحبہ بنت مکرم چوہدری منور احمد صاحب ساکن کنری سندھ کا نکاح ہمراہ مکرم فرخ صاحب ساکن منظور کالونی کراچی ابن مکرم چوہدری نظام دین صاحب بعوض بیس ہزار روپے حق مہر پڑھا۔ اسی روز بارات کراچی سے کنری پہنچی۔ تقریب رخصتانہ کے موقع پر مکرم مرزا محمد رفیع صاحب امیر جماعت احمدیہ کنری نے دعا کروائی احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت مبارک فرمائے۔

## ہومیو پیتھی کلاس کے متعلق خوشکن اطلاعات

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

ہومیو پیتھی کے لیکچر ہیں۔ جن لوگوں نے سنے ہیں مختلف ملکوں میں اور انہوں نے شروع کر دیا ہے ہومیو پیتھک کا کام۔ ان کی طرف سے بہت ہی خوشکن اطلاعیں مل رہی ہیں۔ اور بعض لکھتے ہیں کہ ہمیں تو سکون مل گیا ہے زندگی میں۔ کہیں رات کے وقت بچہ بیمار ہوتا تھا بھاگے پھرتے تھے ڈاکٹروں کی طرف۔ فون کرتے تھے۔ کئی اخراجات اٹھتے تھے۔ یہ ایسی مصیبت تھی اور پھر ہسپتالوں میں ڈاکٹر کئی قسم کے ٹیسٹ کرتے تھے۔ اب ہم نے آپ کے بتائے ہوئے طریق پر ہومیو پیتھی شروع کی ہوئی ہے۔ اب ضرورت ہی نہیں رہتی باہر جانے کی۔ بعض مثالیں دیتے ہیں کہ فلاں بچے کو یہ تکلیف ہوئی یہ دوائی دی اور ٹھیک ہو گیا۔ بعض دوسروں کا علاج شروع کر چکے ہیں۔ تو علاج کا جو فن ہے یہ بہت ہی اہم ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اس کو دینی علم کے ساتھ لگا کر بیان فرمایا ہے۔ (۔) علم تو دو ہی ہیں۔ یا دین کا علم ہے۔ یا بدنوں کا علم ہے۔ اور پرانے مفسرین نے اس کا ترجمہ طبی علوم کے طور پر کیا ہے۔ میں اس کو وسیع کرتا ہوں۔ میرے نزدیک بدن میں صرف طب نہیں بلکہ Matters کا علم ہے سائنس۔ تمام وہ علوم جو Matters سے تعلق رکھتے ہیں ان کو ایک طرف بیان فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اور وہ تمام علوم جو تصورات کی دنیا سے عقائد سے یا دین سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کو علم الدین کے طور پر بیان فرمایا ہے۔ تو ہم نے ہر چیز سکھانی ہے دنیا کو۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ یہ غریب انسانیت کی شدید ضرورت ہے کہ اسے اپنا

باقی صفحہ ۲ پر

## مبارک وہ ہے جو کامیابی اور خوشی کے وقت تقویٰ اختیار کرے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

| | | |
|---|---|---|
| روزنامہ **الفضل** ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد<br>مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ<br>مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ | **قیمت**<br>دو روپیہ |

۱۹ - شہادت ۱۳۷۴ ہش — ۱۹ - اپریل ۱۹۹۵ء


# اخلاص اور وفا

دنیا کے کام تو اخلاص اور وفا کے بغیر بھی اپنی ذات کے لئے مفید نتائج پیدا کر سکتے ہیں۔ کسی کو کیا معلوم کسی کے دل میں کیا ہے۔ جو کام وہ کرتا ہے اور جس طرح اس کام کو سر انجام دیتا ہے اس کا کچھ نہ کچھ نتیجہ ضرور نکلتا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ اگر لوگ اس بات کو پہچان جائیں کہ کوئی شخص اخلاص اور وفا کے بغیر یہ کام کر رہا ہے۔ اسے صرف اپنی ذات کو فائدہ پہنچانا مقصود ہے۔ تو وہ بدنام تو ہو جائے۔ لیکن اس کے باوجود وہ اپنی ذات کو فائدہ پہنچانے میں کامیاب ہو جاتا ہے لیکن جہاں تک دینی کاموں کا تعلق ہے ان میں ایسا ممکن نہیں ہے۔ اس لئے کہ ان کاموں کا تعلق اس ذات سے ہے جو ہماری ظاہری باتوں کو بھی جانتی ہے اور ہماری باطنی باتوں کو بھی۔ اس کی نظر ہمارے باہر پر بھی ہے اور اندر پر بھی۔ اس سے ہم کچھ چھپا نہیں سکتے۔ اسے ہم دھوکا نہیں دے سکتے۔ کوئی کام کیوں کرتے ہیں وہ خوب جانتا ہے۔ کس کام میں اخلاص اور وفا موجود ہے اور کس کام میں نہیں یہ بات اس کے لئے ڈھکی چھپی نہیں۔ اخلاص اور وفا ہو تو اس ذات کو یعنی خدا تعالیٰ کو وہ بات مقبول ہے۔ اور اگر ایسا نہ ہو تو اس کے ہاں اس کی کوئی اہمیت نہیں۔ نہ صرف وہ کام کوئی نیک نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا۔ بلکہ اس بات کا امکان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہو۔ اور اس طرح ہمارے لئے ضرر رسانی کا سامان پیدا ہو جائے۔ پس دین کے کاموں میں یہ بات نہایت ضروری ہے کہ ہم جو کچھ بھی کریں اس میں اخلاص اور وفاداری ہو۔ اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق اپنے ہر کام کو ڈھالنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ کی خوشی ہمارا مقصود ہو اور ہم جو بھی تگ و دو کریں اس میں یہ بات تہہ دل سے شامل رکھیں کہ ہم نے یہ کام کسی کو دکھانے کے لئے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی اطاعت اور اسے خوش کرنے کے لئے کرنا ہے۔ اگر ایسا ہو تو یقیناً اللہ تعالیٰ ہمارے کاموں کو پسند کرے گا ان کے بہتر نتائج نکلیں گے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:۔

”اگر زمین و آسمان بھی ظاہری اعمال سے بھر دیں لیکن ان اعمال میں وفا نہ ہو تو ان کی کچھ بھی قیمت نہیں“

یہ بات ہمیشہ ہمارے پیش نظر رہنی چاہئے۔ اگرچہ دنیا کے کاموں کے متعلق ہم نے پہلے کہا ہے کہ وہ اخلاص اور وفا کے بغیر بھی ایک حد تک ہماری ذات کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ لیکن یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ انسان اس بات کو ایک لمبے عرصے تک نہیں چھپا سکتا کہ وہ کوئی بات محض دکھاوے کے لئے کر رہا ہے یا اس میں اخلاص بھی ہے۔ وہاں بھی ہمیں اخلاص اور وفا کی ضرورت ہے پس کام دینی ہو یا دنیوی اس کی بنیاد اخلاص اور وفاداری پر ہونی چاہئے۔ ورنہ ان کاموں کی جیسا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں کچھ بھی قیمت نہیں۔

نغموں کی ہر اک لَے کو ربابی کر دے
جینے کا ہر انداز شبابی کر دے
صدقے تری مخمور نگہ کے صدقے
ساقی مری فطرت کو شرابی کر دے

ابو الاقبال

مری زبان پہ تالا لگا گیا کوئی
نیا طریقِ تکلّم سکھا گیا کوئی

کسی کے دستِ ستم کی ستم ظریفی ہے
فرازِ طُور پہ مجھ کو بٹھا گیا کوئی

ہر ایک موجۂ دریا میں ایک ساحل ہے
یہ کہہ کے لہر سے مجھ کو لڑا گیا کوئی

مَیں سوچتا ہوں مکافات کا عمل تو نہیں
مجھی سے ڈر کے مجھے بھی ڈرا گیا کوئی

مری تپش کو بڑے شوق سے ہوا دی تھی
مجھے جلانا تھا، خود کو جلا گیا کوئی

میری منڈیر پہ جلتے چراغ گُل کر کے
تمام شہر کی شمعیں بجھا گیا کوئی

نہ کوئی در ہے نہ روزن فقط سلاخیں ہیں
نہ جانے کیوں یہ گھروندہ بنا گیا کوئی

مجھی سے ساری شکایات ہیں نسیم، تمہیں
ہر ایک راز مبرا کب بتا گیا کوئی؟

نسیم سیفی

بقیہ صفحہ ۱

روزمرہ کی ضرورت کا سستا علاج سکھایا جائے۔ اتنی تکلیف میں ہے دنیا کہ تصور سے بھی رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں کہ غریبوں کی کیا حالت ہوتی ہوگی۔ اپنے گھر میں جب کوئی بیمار ہو اس وقت سمجھ آتی ہے کہ کس طرح سارا گھر بے چین ہو جاتا ہے۔ اور اللہ کا احسان ہے کہ ہومیو پیتھک کے علم کی وجہ سے نہ مجھے باہر بھاگنا پڑتا ہے نہ بچوں کو جانا پڑتا ہے۔ ہزاروں عام ضرورتیں خدا کے فضل سے پوری ہو جاتی ہیں۔ کبھی کسی اینٹی بائیوٹک کی ضرورت نہیں پڑی۔ اور اگر ہمارے گھر میں نہیں پڑتی تو آپ کے گھر کیوں پڑے۔ ہم بھی تو ایک ہی چیز ہیں۔ یعنی ہر احمدی کے گھر میں چاہتا ہوں کہ ویسا ہی سکون میسر آئے جیسا کہ اللہ کے فضل سے میرے گھر میں ہے۔ اور سب جگہ ہم بغیر خرچ کے اپنی ضرورتیں بھی پوری کریں اور ماحول کی ضرورتیں بھی پوری کریں۔ یہ گھر تک تو پھر فیض نہیں رہا کرتا۔ پھر تو اس فیض نے پھیلنا ہی پھیلنا ہے۔ اور اب سب دنیا میں ایسے مریض ہیں جو مجھ سے علاج کروا رہے ہیں۔ اور ان کو میں سمجھاتا ہوں کہ اب اپنے پاؤں پہ کھڑے ہو۔ مجھ سے سیکھو اور خود اپنا بھی علاج کرو اور اپنے ماحول میں بھی غریبوں کا علاج کرو۔ یہ اتنا اہم ذریعہ ہے کہ اس کے ذریعے ہم (اللہ نے چاہا تو) اپنے روحانی انقلاب میں بہت مدد لیا کرتے ہیں۔ یہ دو علم گاڑی کے دو پہیوں کی طرح اکٹھے چلیں گے۔ آپ دعوت الی اللہ کرتے ہیں۔ تربیت کے کام کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ آپ کو خدا تعالیٰ نے شفا کا علم عطا کیا ہے اور شفا آپ کے ہاتھوں میں رکھ دی ہے۔ یعنی یہ تصور میں پیش کر رہا ہوں (اللہ نے چاہا تو) ایسا ہی ہو گا۔

خلافت لائبریری ربوہ



ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

# علمی مسائل

جب طالوت اپنے لشکر کو لے کر جالوت کے مقابلہ میں نکلے تو اللہ تعالیٰ نے ان کا ایک نہر کے ذریعے پھر امتحان لیا تاکہ جو کمزور ایمان والے ہیں وہ الگ ہو جائیں اور صرف وہی لوگ دشمن کے مقابلہ میں صف آراء ہوں جو کامل الایمان ہوں اور جن کی تائید میں ملائکہ کام کر رہے ہوں۔ نہر کا ترجمہ ندی کیا گیا ہے۔ لیکن ح کی زبر سے جب یہ لفظ ہو تو اس کے دو معنے ہوتے ہیں۔ ندی بھی اور فراخی اور وسعت بھی۔ (مفردات) اس میں یہ دونو معنے لگ سکتے ہیں۔ اگر فراخی اور وسعت کے معنے لئے جائیں تو آیت کا یہ مطلب ہو گا کہ اللہ تعالیٰ نے بادشاہ کے ذریعہ سے فوجیوں کو اس امر کی اطلاع دی کہ تمہارا امتحان مال و دولت کی فراخی سے لیا جائے گا۔ اگر تم مال و دولت کے پیچھے پڑ گئے تو خدا تعالیٰ کا کام نہ ہو سکے گا اور اگر تم مال و دولت سے متاثر نہ ہوئے تو تم کو کامیابی ہو گی۔ اس صورت میں (جو اس سے پیئے گا) وغیرہ الفاظ مجازی معنوں میں سمجھے جائیں گے۔ لیکن چونکہ ظاہری رنگ میں بھی طالوت کے ساتھیوں کا ایک نہر کے ذریعہ سے امتحان لیا گیا تھا۔ اس لئے ظاہری معنے لینے میں بھی کوئی حرج نہیں۔

چونکہ جنگ میں جلدی اور تیز حرکت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور پیٹ کا پانی سے بھر لینا تیز حرکت سے انسان کو محروم کر دیتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا کہ ہلکے پیٹ رہو۔ اور پانی کم پیؤ۔ تاکہ جنگ میں عمدگی سے کام کر سکو۔ مگر اکثر لوگوں نے اس حکمت کو نہ سمجھا۔ اور خوب پیٹ بھر کر پانی پیا۔ اور بہت تھوڑی سی تعداد نے جو بائبل کے بیان کے مطابق صرف تین سو تھی جنگی ضرورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے یونہی چند گھونٹ پانی پیا تاکہ لڑائی کے وقت وہ اچھی طرح کام کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی قربانیوں کا بدلہ دینے کے لئے اور ان کے اخلاص کی قدر کرنے کے لئے فیصلہ کیا کہ صرف انہی کے ہاتھ پر فتح ہو اور حکم دیا کہ انہی تین سو کو جنگ میں شامل کیا جائے۔ باقی کو نہیں۔ چنانچہ انہی تین سو کو جالوت نے جنگ میں شامل کیا اور اللہ تعالیٰ نے انہی کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائی۔ (کتنے ہی تھوڑی تعداد کے لوگ ہیں جو بڑی تعداد پر اللہ کے حکم سے غالب آ گئے) میں بتایا گیا ہے کہ کتنی ہی چھوٹی چھوٹی جماعتیں ہوتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ماتحت بڑی بڑی جماعتوں پر غالب آ جایا کرتی ہیں اس غلبے کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ ان میں قربانی اور ایثار کا مادہ ہوتا ہے۔ وہ اپنا وقت ضائع کرنے کی بجائے اسے مفید کاموں میں صرف کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ ان میں دیانت بھی ہوتی ہے، صداقت بھی ہوتی ہے، محنت کی عادت بھی ہوتی ہے، پھر ان کے حوصلے بلند ہوتے ہیں۔ ان کے ارادے پختہ ہوتے ہیں اور ان کے مقابل میں جو لوگ کھڑے ہوتے ہیں وہ ان اوصاف سے خالی ہوتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ قلیل غالب آ جاتے ہیں اور کثیر مغلوب ہو جاتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ایک ایک آدمی جس میں ایثار کا مادہ ہوتا ہے درجنوں پر بھاری ہوتا ہے پاگل کو ہی دیکھ لو لوگ اس کا مقابلہ کرنے سے گھبراتے ہیں حالانکہ وہ اکیلا ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ لوگ ڈرتے ہیں کہ انہیں چوٹ نہ آ جائے۔ ان کو زخم نہ لگ جائے، اور وہ اپنی طاقت کو صرف ایک حد تک استعمال کرتے ہیں۔ لیکن پاگل کے لئے چوٹ اور زخم بلکہ موت کا بھی کوئی سوال نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ اپنی طاقت اس حد تک استعمال کرتا ہے جس حد تک ایک سمجھدار انسان استعمال کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ اور وہ اکیلا ہونے کے باوجود دوسروں پر غالب آ جاتا ہے۔ اسی طرح اگر کسی جماعت کے افراد میں قربانی اور ایثار کا مادہ ہو اور وہ دین کے لئے اپنے اندر مجنونانہ رنگ رکھتے ہوں اور وہ اپنی محنت اور قربانی کو اس حد تک پہنچا دیں کہ جس حد تک پہنچانے سے دوسرے لوگ گھبراتے ہوں تو پھر ان کے ایک ایک آدمی کے مقابلہ میں دس دس پندرہ پندرہ بلکہ بیس بیس آدمی بھی ہیچ ہو جاتے ہیں۔ جنگ بدر میں ایسا ہی ہوا۔ غزوہ خندق میں بھی ایسا ہی ہوا اور مسلمانوں کی ایک چھوٹی سی جماعت اپنے سے کئی گنا بڑی جماعت پر غالب آ گئی۔

---

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

# لجنہ کالم

مضمون تو میں نے اور شروع کیا تھا مگر میں رَو میں بہہ کر کہیں کا کہیں چلا گیا۔ میں کہہ رہا تھا۔ کہ کبھی زمانہ بدلتا ہے اور لوگ اس کے ساتھ بدلتے چلے جاتے ہیں۔ اور بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اپنے ساتھ زمانوں کو بدل دیتے ہیں۔ مسلمان وہ قوم تھی جو زمانے کے ساتھ نہیں بدلی بلکہ زمانہ کو اس نے اپنے ساتھ بدل دیا۔ وہ جہاں جہاں گئے انہوں نے لوگوں کو اپنے اخلاق کی نقل پر مجبور کر دیا۔ اپنے لباس کی نقل پر مجبور کر دیا۔ اپنے تمدن کی نقل پر مجبور کر دیا۔ اور وہ دنیا کے استاد اور رہنما تسلیم کئے گئے۔ آج مسلمان عورت یورپ کی بے پردگی کی نقل کر رہی ہے۔ حالانکہ کبھی وہ زمانہ تھا کہ مسلمان عورتوں کے پردہ کو دیکھ کر یورپ کی عورتوں نے پردہ کیا۔ چنانچہ ننز (Nuns) کو دیکھ لو۔ یورپ ایک بے پردہ ملک تھا اور بے پردگی ان میں فیشن سمجھا جاتا تھا۔ لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ مسلمان عورت پردہ کرتی ہے تو بہت حد تک انہوں نے بھی پردہ لے لیا چنانچہ ننز (Nuns) میں گو پورا پردہ نہ ہو لیکن ان کی نقاب بھی ہوتی ہے۔ ان کی پیشانی بھی ڈھکی ہوئی ہوتی ہے اور ان کے جسم پر کوٹ بھی ہوتا ہے۔ جس سے ان کے تمام اعضاء ڈھکے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور گو (-) اسے پورا اسلامی پردہ نہ کہہ سکیں۔ مگر نوے فی صدی پردہ ان میں ضرور پایا جاتا ہے حالانکہ یہ وہ عورت تھی جو اسلام کے یورپ میں جانے سے پہلے ننگی پھرتی تھی۔ اور جیسے بندریا کو ایک گھگھری پہنا دی جاتی ہے۔ اسی طرح انہوں نے ایک گھگھری پہنی ہوئی ہوتی تھی۔ چنانچہ یورپ کی پرانی تصویریں دیکھ لو۔ عورتوں کے بازو ٹانگیں اور سینہ وغیرہ سب ننگا ہوتا تھا۔ مگر جب مسلمان عورتوں کو انہوں نے پردہ کرتے دیکھا۔ تو انہوں نے بھی پردہ کے بہت سے حصوں کو لے لیا۔ مگر یورپ اب پھر اسی پہلے زمانہ کی طرف جا رہا ہے اور مسلمان عورت بھی پردہ اتار کر خوش ہوتی ہے۔ کہ وہ یورپ کی نقل کر رہی ہے۔ آج کی مسلمان عورت یہ کہتی ہے کہ ہم زمانہ کے ساتھ چلیں اور پرانی مسلمان عورت یہ کہتی تھی کہ زمانہ میرے ساتھ چلے۔ یہ اپنی غلامی کا اقرار کرتی ہے۔ اور وہ اپنی بادشاہی کا اعلان کرتی تھی۔ کہ مجھے کیا ضرورت ہے کہ میں دوسروں کی نقل کروں۔ لوگوں کا کام ہے کہ وہ میری نقل کریں۔ غرض میں کہہ یہ رہا تھا کہ ایک زمانہ تھا کہ ہمارے لئے تعلیم میں مشکلات تھیں۔ ایک عیسائی قوم ہم پر حاکم تھی۔ اور مغربی تعلیم دلوانے میں ہمارے لئے مشکلات تھیں۔ پس میں اس بات پر زور دیتا تھا کہ ہماری لڑکیاں دینیات کلاس میں پڑھیں۔ اور اپنا سارا زور مذہبی اور دینی تعلیم کے حصول میں صرف کریں۔ اور شائد جماعت میں میں اکیلا ہی تھا جو اس بات پر زور دیتا تھا۔ ورنہ جماعت کے افسر کیا اور افراد کیا۔ ان سب کی مختلف وقتوں میں یہی کوشش رہی کہ ہائی سکول کے ساتھ ایک بورڈنگ بنانے کی اجازت دے دی جائے تاکہ بیرونجات سے لڑکیاں آئیں اور وہ قادیان میں رہ کر انگریزی تعلیم حاصل کریں۔ اسی طرح اس بات پر بھی زور دیا جاتا رہا کہ لڑکیوں کے لئے کالج کھولنے کی اجازت دی جائے۔ مگر میں نے ہمیشہ اس کی مخالفت کی لیکن آج میں ہی زنانہ کالج کا افتتاح کر رہا ہوں۔ یہ تیسری قسم کی چیز ہے۔ نہ میں زمانہ کے ساتھ بدلا نہ زمانہ میرے ساتھ بدلا۔ بلکہ خدا تعالیٰ نے زمانہ میں ایسی خوشگوار تبدیلی پیدا کر دی کہ اب تعلیم کو (مذہبی) طریق کے ماتحت ہم کالج میں رائج کر سکتے ہیں یہ کہ اس تعلیم کی آئندہ کیا تفصیلات ہوں گی اس کو جانے دو۔ لیکن یہ کتنا خوشگوار احساس ہے کہ پاکستان بننے کے بعد یونیورسٹی کے مضامین میں ایک مضمون اسلامیات کا بھی رکھا گیا ہے۔ جس میں اسلامی تاریخ پر خاص طور پر زور دیا جائے گا۔ پس ہم زمانہ کے ساتھ نہیں بدلے۔ زمانہ بھی ہمارے ساتھ نہیں بدلا۔ کیونکہ جو زور ہمارے نزدیک (مذہبی) تعلیم پر ہونا چاہئے وہ ابھی نہیں ہے لیکن خدا تعالیٰ نے زمانہ کو سمو دیا ہے۔ اور اسے کچھ ہمارے مطابق کر دیا ہے۔ اور کچھ ابھی ہمارے مطابق نہیں۔ پس ان بدلے ہوئے حالات کے مطابق جبکہ ہم سہولت کے ساتھ کالج میں بھی دینیات کی تعلیم دے سکتے ہیں میں نے فیصلہ کیا کہ دینیات کلاسز کو اڑا دیا جائے اور اس کالج میں لڑکیوں کو زائد دینی تعلیم دی جائے۔ تاکہ وہ کالج کی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی لحاظ سے بھی اعلیٰ درجہ کی معلومات حاصل کر لیں۔ اور (دین) پر ان کی نظر وسیع ہو جائے۔ عیسائی حکومت جو تعلیم میں پہلے دخل دیا کرتی تھی وہ اب باقی نہیں رہی۔ پس میں نے فیصلہ کیا کہ اب ہمیں کالج قائم کر دینا چاہئے تاکہ ہماری لڑکیاں اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے پاکستان میں جو اعلیٰ تعلیم یافتہ عورتیں ہیں ان کی برابری کر سکیں۔ اور ایک مقام پر ان کے ساتھ بیٹھ سکیں۔ گو ہونا تو یہ چاہئے کہ اس تعلیم کو حاصل کرنے کے بعد تمہاری دماغی کیفیت اور تمہاری قلبی کیفیت اور تمہاری ذہانت دوسروں سے بہت بالا اور بلند ہو۔ اور جب بھی تم ان کے پاس بیٹھو وہ یہ محسوس کریں کہ تمہارا علم اور ہے اور ان کا اور۔ تمہارا علم آسمانی ہے اور ان کا زمینی۔ اور اگر تم (کلام الٰہی) کو سمجھنے کی کوشش کرو اور اس پر غور کرنے کی عادت ڈالو اور یہ کوئی بڑی بات نہیں تم انٹرنس پاس ہو لیکن میں انٹرنس میں فیل ہوا تھا۔ بلکہ واقعہ تو یہ ہے کہ میں مڈل پاس بھی نہیں۔ کیونکہ میں مڈل میں بھی فیل ہوا تھا۔ درحقیقت قانون کے مطابق میری تعلیم پرائمری تک ہی ختم ہو جانی چاہئے تھی۔ کیونکہ جہاں تک مجھے یاد ہے میں نے پرائمری کا امتحان بھی پاس نہ کیا تھا۔ مگر چونکہ گھر کا سکول تھا اس لئے اساتذہ مجھے اگلی کلاسوں میں بٹھاتے چلے گئے۔ پس میں پرائمری بھی نہیں اور تم تو میٹرک کا امتحان پاس کر چکی ہو۔ پھر ایف۔ اے ہو گی۔ اس کے بعد بی۔ اے بنو گی۔ اور پھر اللہ نے چاہا تو ایم۔ اے کی کلاسز کھل جائیں گی۔ اور تم ایم۔ اے ہو جاؤ گی۔ اگر تم یہ سمجھو کہ (کلام الٰہی) کے علوم کے مقابلے میں دنیا کے علوم بالکل ہیچ ہیں تو یقیناً تم تلاش کرو گی کہ (کلام الٰہی) میں وہ علوم کہاں پائے جاتے ہیں۔ پہلے ہمیشہ ایمان پیدا ہوتا ہے۔ اور پھر عمل پیدا ہوتا ہے۔ اگر تمہیں یقین ہو کہ (کلام الٰہی) میں وہ علم بھرا ہوا ہے جو دنیا میں نہیں تو یقیناً تم تلاش کرو گی کہ

باقی صفحہ ۷ پر

# آپ کا خط ملا

مکرمہ آمنہ خاتون صاحبہ اہلیہ محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر تحریر فرماتی ہیں۔

چند دن پہلے اخبار الفضل میں محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ کی علالت اور دعائے صحت کے لئے اعلان پڑھا اور بہت تشویش ہوئی اور میں نے ان کی صحت کے لئے بہت دردِ دل سے دعا کی کیونکہ مجھے ان کی بعض نیکیاں اور خلوص یاد آگیا۔

۱۹۵۵ء میں جب مبشر صاحب غانا گئے اس وقت ہم بحری جہاز کے ذریعہ گئے تھے اور کچھ دن لنڈن مشن ہاؤس میں ٹھہرے تھے۔ اس وقت چوہدری صاحب وہاں امام بیت الفضل تھے۔ انہوں نے اور ان کے بیوی بچوں نے ہمارے ساتھ مہمان نوازی اور حسن سلوک کا بہترین نمونہ پیش کیا حالانکہ ان کی بیگم صاحبہ کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی۔ ان دنوں چوہدری صاحب پاکستان واپس آنے کی تیاری کر رہے تھے۔ مبشر صاحب نے کچھ جھجکتے ہوئے چوہدری صاحب سے دریافت کیا کہ آپ ہماری کچھ چیزیں کپڑے وغیرہ ربوہ ہمارے عزیزوں کو پہنچانے کے لئے لے جاسکیں گے۔ انہوں نے بہت خوشی سے کہا کہ آپ جو کچھ دینا چاہیں دے دیں ہمارے پاس خالی بکس بھی ہے اس میں ڈال لیں گے۔ اس وقت چوہدری صاحب چونکہ معہ اہل و عیال بحری جہاز سے پاکستان آرہے تھے اس لئے ہم نے انہیں تکلیف دینے میں بے تکلفی کی اور آپ نے ایک ایک چیز بحفاظت تمام ربوہ پہنچادی۔

دوسرا ان کا پُر خلوص تاریخی خط ہے جو انہوں نے حضرت امام ثالث کے دورہ افریقہ کے وقت غانا سے مبشر صاحب کی طرف لکھا تھا کیونکہ چوہدری صاحب بھی حضرت صاحب کی معیت میں تھے۔

مکرم و محترم مولوی صاحب......

اکرا کے ہوائی اڈے پر (بیت الذکر) کی بنیاد رکھتے وقت اور کل اور آج یہاں کماسی میں جو کچھ ان آنکھوں نے دیکھا ہے اس کے بعد آپ کے لئے بہت دعا نکلتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر میں برکت دے۔ دل کی کیفیت میں بیان نہیں کر سکتا۔ جو کچھ دیکھا اس کا اندازہ آپ کی باتیں سن کر بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہت بہت جزا دے۔

دعا کی عاجزانہ درخواست کرتا ہوں۔

جس باغ کو آپ نے خون اور پسینہ سے سینچا تھا وہ پھل دار ہو گیا ہے اور پھل بہت میٹھا ہے۔

خاکسار

ظہور احمد باجوہ

۲۱-۴-۱۹۷۰

بخدمت محترم مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر قائمقام وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ

یہ خط مکرم باجوہ صاحب نے ۲۱۳ سٹی ہوٹل کماسی۔ غانا سے لکھا۔

---

مکرم عبدالمالک صاحب کراچی سے تحریر فرماتے ہیں۔

امید ہے آپ معہ اہل خانہ خیریت سے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر آن آپ کا حامی و ناصر ہو۔ حسب ارشاد کہ "گاہے گاہے خط لکھتے رہیں" حاضر خدمت ہوا ہوں۔

آپ نے جس محبت سے میرے خط کا جواب دیا تھا اس کا از حد ممنون ہوں اور یہ جان کر کہ میرے والد صاحب آپ کے دوست تھے اور میرے ماموں حافظ محمد انور صاحب سے بھی آپ کے تعلقات تھے بے انتہا خوشی ہوئی۔ چونکہ میرے والد صاحب سے آپ کی دوستی تھی اور یہ کہ آپ بزرگ خادم دین ہیں اس لئے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے بچوں کو خادم دین بنائے۔ آجکل میں چند پریشانیوں میں مبتلا ہوں جس کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔

میری اہلیہ رفیعہ صالحہ محترم شیخ عبدالحکیم صاحب آف اوکاڑہ کی بیٹی ہیں۔ میرا بڑا بیٹا عثمان احمد جو ۱۲۔ سال کا ہے اور آٹھویں کلاس میں پڑھتا ہے بفضل تعالیٰ ذہین' نیک اور اطاعت گزار ہے اور اپنی مجلس کے علاوہ ضلع کراچی کے مقابلوں میں انعام حاصل کرتا ہے۔ ابھی چند روز قبل ضلع کراچی کے تقریری مقابلے میں اول آیا۔ اس لئے اب MTA کے لئے اس کی تقریر ریکارڈ ہوگی۔

میری ایک بیٹی امتہ المصور جو وقف نو میں ہے اور سوا چار سال کی ہے K.G.II میں پڑھتی ہے ذہین اور حاضر جواب ہے۔ اس کو سکول کے امتحان کی تیاری کرا رہے تھے اس کے دوران کہنے لگی جب مس پوچھیں گی کہ تم کون ہو تو میں کہوں گی "احمدی (----)" میں نے کہا کہ وہ کہینگی کہ یہ غلط ہے اور فیل کردیں گی۔ اس وقت میری بیٹی نے جو جواب دیا وہ سن کر ہم نے اللہ تعالیٰ کا بہت شکر ادا کیا کہ ابھی سے ذہن میں احمدیت کے انداز رچ بس گئے ہیں۔ کہنے لگی "اجتماع میں غلط ہو جائے گا"۔ کیونکہ وقف نو کے اجتماع کے لئے دیئے گئے سوال کا یہی جواب لکھا ہوا ہے۔ اور فکر سکول کی نہیں اجتماع کی تھی۔ گزشتہ سال وقف نو اجتماع کراچی میں دینی معلومات میں اول آئی تھی۔

میری ایک بیٹی رضوانہ چوتھی کلاس میں پڑھتی ہے۔ بچپن سے ہی بیمار رہی ہے۔ اس لئے ذہنی اور جسمانی لحاظ سے کمزور ہے۔ گو اجتماع وغیرہ میں ہمیشہ اول دوم آتی ہے لیکن میرے لحاظ سے کمزور ہے اس لئے آپ سے خصوصی درخواست دعا ہے۔

بچوں کے سکول کی چھٹیوں میں بغرض حصول برکت ربوہ آنے کا پروگرام ہے۔ آپ سے ملنے کی خواہش بھی رکھتا ہوں لیکن ایک فطری حجاب ہے جو ہمیشہ میرے ساتھ رہتا ہے۔ لہٰذا آپ جیسے عالم جو بوجہ خدمت دین کے مصروف ہوں مجھ جیسے نالائق اور کم فہم سے ملاقات وقت کا ضیاع ہی ہے۔ لیکن اس کے باوجود چند منٹ ضرور آپ کے لوں گا اور اپنے بچوں کو آپ جیسے خادم دین سے ملواؤں گا۔ امید ہے آپ اپنے قیمتی وقت میں سے چند منٹ خاکسار کے لئے قربان کریں گے۔

آپ کی حوصلہ افزائی اور راہنمائی میں میرے لائق کوئی خدمت ہو تو ارشاد فرمائیں۔ دو تین مرتبہ میری مختصر سی تحریرات شائع ہو چکی ہیں لیکن ویسے مجھے شاعری یا نثاری کے میدان کا کوئی تجربہ نہیں صرف شوق ہے۔ البتہ ایک دفعہ چند غزلیں لکھکر لوگوں کو سنائیں اور متعدد اصلاح کی اور پھر محترم حکیم قیس مینائی صاحب (وفات یافتہ) کو سنائیں۔ خوش ہوتے رہے۔ آخیر میں کہا کہ "نثر اچھی تھی۔" وہ دن ہے اور آج کا دن ہے بقول حضرت صاحب کے اس مصیبت میں نہیں پڑا۔

خط اتنا طویل ہو گیا ہے کہ شائد آپ کو اب احساس ہوا ہو کہ کیوں کہا کہ "گاہے گاہے خط لکھتے رہیں" اور ساتھ ہی خوشی بھی ہو رہی ہو کہ یہ نہ لکھدیا کہ "ہمیشہ خط لکھتے رہیں"۔

---

مکرمی و محترمی جناب ایڈیٹر صاحب روزنامہ "الفضل" ربوہ

جناب عالی۔ میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنے کی جسارت کرتا ہوں کہ میں "چوہدری" نہیں ہوں اور نہ ہی یہ لفظ کسی لغت میں ہے۔ میں چودھری ہوں۔

صوبہ بنگال میں انگریزوں کے عہد میں لفظ چودھری ایجاد ہوا تھا یہ لفظ دو الفاظ کا مجموعہ ہے۔ "چو" اور "دھری" کا۔ "چو" کے معنی "چار" ہیں۔ جیسے چوپایہ چار پاؤں والا۔ چو پہیا۔ چار پہیوں والا چوتہی۔ چار تہوں والی۔ وغیرہ۔ "دھر" بنگلہ زبان کا لفظ ہے۔ اس کے معنی ہیں۔ پکڑنا۔ لینا۔ حاصل کرنا وغیرہ۔ اگر میں کسی کو کہنا چاہوں کہ اسے لو یا اسے پکڑ لو تو میں کہوں گا اے ٹا دھرو۔ انگریزوں کے دور حکومت میں اراضی کا مالیہ وصول کرنے کے لئے مختلف دیہات یا علاقوں میں جو شخص مقرر کئے جاتے تھے انہیں چودھری کہا جاتا تھا۔ وہ جو مالیہ یا لگان کاشت کاروں اور کسانوں سے وصول کیا کرتے تھے اس میں سے چوتھا حصہ اپنے لئے رکھ لینے کے حقدار تھے۔ چودھری کے معنی ہیں چوتھا حصہ رکھنے والا۔ بعد میں یہ لفظ ہندوستان کے کئی دیگر صوبہ جات۔ مثلاً آسام' بہار' اتر پردیش' مدھیا پردیش اور پنجاب میں بھی رائج ہو گیا۔ مگر پنجاب میں اس کے معنی بھی کسی قدر بدل گئے۔ یعنی زمیندار۔

خورشید احمد باجوہ

اگر پنجاب میں اس کے معنی کسی قدر بدل گئے ہیں تو کیا اس بات کا امکان نہیں کہ پنجاب میں اگر "چودھری" کی ھ بھی د کے بعد کی جگہ سے اٹھ کر پہلے آگئی ہو اور اس طرح یہ لفظ "چوہدری" بن گیا ہو۔ ہمیں تو چودھری کی بجائے چوہدری کا لفظ زیادہ مناسب لگتا ہے اور بامعنی۔ چودھری کو تو صرف چوتھا حصہ لینے کا حق تھا اب "چوہدری" کے پاس ساری فصل کی ملکیت ہوتی ہے۔

یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ اب اکثر چودھری اپنے آپ کو چوہدری ہی لکھتے ہیں۔

(ادارہ)

---

مکرم وسیم احمد ظفر صاحب برازیل سے لکھتے ہیں

امید ہے کہ آپ بفضل خدا تعالیٰ بخیریت ہوں گے!

عجیب حسن اتفاق ہے کہ چند روز قبل ماضی کی یاد میں اپنی پرانی کیسٹیں سن رہا تھا کہ ایک کیسٹ میں آپ کی ہی آواز میں آپ کی نظم کے چند اشعار سننے کو ملے جو آپ نے خاکسار کی شادی کے موقعہ پر ۱۶-۱-۸۷ تقریب رخصتی کے موقعہ پر پڑھے تھے کسی وجہ سے آخری دو۔ تین اشعار پر کوئی اور ریکارڈنگ ہونے کے باعث دل میں بہت ملال تھا آپ کو لکھنے کا سوچ رہا تھا کہ اگر بطور ریکارڈ مکمل نظم بھیج دیں تو بہت اچھا ہو۔ آج جب الفضل اخبار کا پیکٹ ملا تو ۱۲-۳-۹۵ کے پرچہ میں نظموں والے مخصوص حصہ پر نظر ڈالتے ہی دل بلیوں اچھلنے لگا اور بے حد خوشی ہوئی کہ یہی نظم الفضل کی زینت بنی ہوئی تھی۔ سو پہلی فرصت میں آپ کو بھی خوشی میں شامل کرنے کے لئے اور شکریہ ادا کرنے کے لئے یہ تحریر لکھ رہا ہوں۔ ویسے تو یہ ساری نظم ہی بہت دلچسپ ہے مگر ایک شعر بہت پسندیدہ ہے۔

جو وقف ہو مولا کیلئے اس کو خطر کیا
جو دوست ہو غالب کا وہ کب کس سے دبا ہے

الفضل اخبار با قاعدہ یا بے قاعدہ مل جاتے ہیں جن کا شدت سے انتظار رہتا ہے اور کبھی بھی احساس نہیں ہوا کہ یہ پرانی تاریخوں کے اخبار ہیں نت نئے مضامین اور کالم شروع کرکے آپ اس کی دلچسپی میں برابر اضافہ کر رہے ہیں جس سے آپ کے ذوق صحافت کی نشاندھی ہوتی ہے۔ بڑھاپے کی عمر اور ناگزیر حالات کے باوجود جس طرح ذاتی دلچسپی۔ محنت اور دعا کے ساتھ آپ اسے مفید علمی اور دلچسپ بنانے میں مصروف ہیں یہ امر انتہائی قابل تحسین ہے

باقی صفحہ ۷ پر

نیوز انٹرنیشنل کے ۵- اپریل ۱۹۹۵ء کے شمارے میں شائع شدہ ایک خط

# طلاق اور شادی

یہ خط فرحت علی کے ایک مضمون اور گلینہ بلال کے ایک خط کے سلسلے میں ہے جو دونوں طلاق اور شادی کے سوال پر لکھے گئے تھے۔

اس مسئلہ کے صرف دو پہلو نہیں ہیں۔ یعنی اول یہ کہ طلاق کو بالکل ممنوع قرار دے دیا جائے یا دوئم یہ کہ جب بھی مرد یا عورت میں سے کوئی بھی اپنی شادی سے مطمئن نہ ہو تو انہیں اجازت ہو کہ وہ آسانی سے ایک دوسرے کو طلاق دے سکیں۔

لیکن ان کے علاوہ ایک تیسرا پہلو بھی جسے نظر انداز نہیں کیا جانا چاہئے۔ اگرچہ طلاق کی اجازت دی گئی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے انتہائی مکروہ چیز قرار دیا ہے۔ اور معاشرے کی یہ ذمہ داری قرار دیا گیا ہے کہ طلاق سے پہلے آپس میں گفت و شنید کا موقع بہم پہنچایا جانا چاہئے اور اگر ممکن ہو تو طلاق سے اجتناب کیا جائے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں طرف کے نمائندے اکٹھے بیٹھیں اور تمام معاملے پر گفت و شنید کریں۔ تاہم اگر آپس میں مصالحت کی کوئی صورت نہ نکل سکے تو پھر طلاق کا اعلان کیا جاسکتا ہے لیکن بہرحال ہر طرح سے کوشش ضرور کی جانی چاہئے کہ دونوں میاں بیوی آپس میں صلح صفائی سے رہ سکیں۔

خلاصہ اس تمام بات کا یہ ہے کہ نہ تو طلاق کی مکمل ممانعت ہونی چاہئے اور نہ ہی اتنی آسان بنا دی جائے کہ ہر کوئی جب چاہے اس کا اعلان کر دے۔ لیکن اگر ایسا موقعہ آ ہی جائے تو آپس میں مصالحت کی کوشش کی جانی چاہئے اور اس سے بچنے کی ہر تدبیر بروئے کار لانی چاہئے۔

نسیم سیفی

# ڈش انٹینا تمام فحش نہیں ہے

بلال حی (سیالکوٹ) انگریزی روزنامے فرنٹیئر پوسٹ کے ۱۲- مارچ کے شمارہ میں خطوط کے کالم میں کہتے ہیں:-

ہمارے معاشرے میں جدید زمانے کی ممنوع چیزوں میں سے ڈش انٹینا بھی ہے۔ قدامت پسند خاندانوں میں سیٹلائٹ چینلز کا ذکر ہی ان کے دلوں میں نفرت اور مذہبی کراہت پیدا کرنے کے لئے کافی ہوتا ہے۔

کئی لوگ ابھی تک یہ سمجھتے ہیں کہ ڈش انٹینا نصب کرانے سے اس کمزور اور آسانی سے ذہنی طور پر مغلوب ہو جانے والی قوم کے حساس اور زود اثر نوجوان مغربی بے راہروی اور عیاشی میں ملوث ہو جائیں گے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ان چینلز کے اکثر پروگرام ہمارے تفریح کے سٹینڈرڈ کے مطابق نہیں ہیں۔ لیکن اس وجہ سے اس جدید دریافت کو گندے ذہن کی پیداوار کہنا قرین انصاف نہیں ہے۔

ہمارے اپنے پی۔ ٹی۔ وی۔ کے علاوہ جس کو آج کل مشکل سے ہی اچھے اخلاق کے لحاظ سے معیاری کہا جاسکتا ہے۔ ایک اور چینل جو ڈش پر آ رہا ہے جسے مکمل طور پر نصیحت آموز اور روحانی کہا جا سکتا ہے یہ جماعت احمدیہ کا ایم۔ ٹی۔ اے۔ چینل ہے۔ یہ سیٹلائٹ کے ذریعے تمام دنیا میں نشر کیا جاتا ہے اور بغیر کسی قسم کے پریشان کن وقفوں کے دیکھا جاسکتا ہے ایم۔ ٹی۔ اے۔ شائد پہلا اور واحد چینل ہے جو مغربی دنیا کے فحش کلچر کا مقابلہ کرنے کے لئے سیٹلائٹ سے دکھایا جا رہا ہے۔ دوسرے مسلمان ممالک کو بھی چاہئے کہ وہ ان کے نقش پاء پر چلتے ہوئے حقیقی طور پر مسلمان بننے کی کوشش کریں۔

# والدینِ واقفینِ نَو کی خدمت میں

**ٹھوکر سے بچانے والی بعض ضروری احتیاطیں** واقفین بچوں میں سخت جانی کی عادت ڈالنا' نظام جماعت کی اطاعت کی بچپن سے عادت ڈالنا۔ اطفال الاحمدیہ سے وابستہ کرنا' ناصرات سے وابستہ کرنا' خدام الاحمدیہ سے وابستہ کرنا بھی بہت ضروری ہے۔ انصار اللہ کی ذمہ داری تو بعد میں آئے گی لیکن ۱۵ سال کی عمر تک' خدام کی حد تک تو آپ تربیت کر سکتے ہیں۔ خدام کی حد تک اگر تربیت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھر انصار کی عمر میں بگڑنے کا امکان شاذ کے طور پر ہی کوئی ہو گا ورنہ جتنی لمبی نالی سے گولی چلائے جائے اتنی دیر تک سیدھی رہتی ہے۔ خدام کی حد تک اگر تربیت کی نالی لمبی ہو جائے تو خدا کے فضل سے پھر موت تک وہ انسان سیدھا ہی چلے گا (۔) تو اس پہلو سے بہت ضروری ہے کہ نظام کا احترام سکھایا جائے۔ پھر اپنے گھروں میں کبھی ایسی بات نہیں کرنی چاہئے جس سے نظام جماعت کی تخفیف ہوتی ہو یا کسی عہدیدار کے خلاف شکوہ ہو۔ وہ شکوہ اگر سچا بھی ہے پھر بھی اگر آپ نے اپنے گھر میں کیا تو آپ کے بچے ہمیشہ کے لئے اس سے زخمی ہو جائیں گے۔ آپ تو شکوہ کرنے کے باوجود اپنے ایمان کی حفاظت کر سکتے ہیں لیکن آپ کے بچے زیادہ گہرا زخم محسوس کریں گے۔ یہ ایسا زخم ہوا کرتا ہے کہ جس کو لگتا ہے اس کو کم لگتا ہے جو قریب کا دیکھنے والا ہے اس کو زیادہ لگتا ہے اس لئے اکثر وہ لوگ جو نظام جماعت پر تبصرے کرنے میں بے احتیاطی کرتے ہیں ان کی اولادوں کو کم و بیش ضرور نقصان پہنچتا ہے اور بعض ہمیشہ کے لئے ضائع ہو جاتی ہیں۔ واقفین بچوں کو نہ صرف اس لحاظ سے بتانا چاہئے بلکہ یہ بھی سمجھانا چاہئے کہ اگر تمہیں کسی سے کوئی شکایت ہے خواہ تکلیف پہنچی ہے یا نقصان پہنچا ہے تو اس کا ہرگز یہ تمہاری توقعات اس کے متعلق کتنی ہی عظیم کیوں نہ ہوں اس کے نتیجہ میں تمہیں اپنے نفس کو ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ اگر کوئی امیر جماعت ہے اور اس سے ہر انسان کو توقع ہے کہ یہ کرے اور وہ کرے اور کسی توقع کو اس سے ٹھوکر لگ جاتی ہے تو واقفین زندگی کے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ ان کو یہ خاص طور سمجھایا جائے کہ اس ٹھوکر کے نتیجہ میں تمہیں ہلاک نہیں ہونا چاہئے۔ یہ بھی اسی قسم کے زخم والی بات ہے۔ جس کا میں نے ذکر کیا ہے یعنی دراصل ٹھوکر تو کھاتا ہے کوئی عہدیدار اور لحد میں اتر جاتا ہے دیکھنے والا۔ وہ تو ٹھوکر کھا کر پھر بھی اپنے دین کی حفاظت کر لیتا ہے۔ اپنی غلطی پر انسان استغفار کرتا ہے اور سنبھل جاتا ہے وہ اکثر ہلاک نہیں ہو جایا کرتا سوائے اس کے کہ بعض خاص غلطیاں ایسی ہوں۔ لیکن جن کا مزاج ٹھوکر کھانے والا ہے وہ ان غلطیوں کو دیکھ کر بعض دفعہ ہلاک ہی ہو جایا کرتے ہیں' دین سے ہی متنفر ہو جایا کرتے ہیں اور پھر جراثیم پھیلانے والے بن جاتے ہیں مجلسوں میں بیٹھ کر جہاں دوستوں میں تذکرے ہوتے ہیں وہاں کہدیا جی فلاں صاحب نے تو یہ کیا تھا اور فلاں صاحب نے یہ کیا تھا اس طرح وہ ساری قوم کی ہلاکت کا موجب بن جاتے ہیں۔ تو بچوں کو پہلے تو اس بلا سے محفوظ رکھیں۔ پھر جب ذرا بڑی عمر کے ہوں تو ان کو سمجھائیں کہ اصل محبت تو خدا اور اس کے دین سے ہے۔ کوئی ایسی بات نہیں کرنی چاہئے جس سے خدائی جماعت کو نقصان پہنچتا ہو۔ آپ کو اگر کسی کی ذات سے تکلیف پہنچی ہے یا نقصان پہنچا ہے تو اس کا ہرگز یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ آپ کو حق ہے کہ اپنے ماحول' اپنے دوستوں' اپنے بچوں اور اپنی اولاد کے ایمانوں کو بھی آپ زخمی کرنا شروع کر دیں۔ اپنا زخم حوصلے کے ساتھ اپنے تک رکھیں اور اس کے اندمال کے جو ذرائع باقاعدہ خدا تعالیٰ نے مہیا فرمائے ہیں ان کو اختیار کریں لیکن لوگوں میں ایسی باتیں کرنے سے پرہیز کریں۔

**آئندہ صدی کی عظیم لیڈر شپ کا اہل بنانے والی تربیت** آج بھی جماعت میں ایسی باتیں ہو رہی ہیں اور ایسے واقعات میری نظر میں آتے رہتے ہیں۔ مثلاً ایک شخص کو کوئی تکلیف پہنچی ہے اور اس نے بعض مخلصین کے سامنے وہ باتیں بیان کیں۔ وہ باتیں اگرچہ سچی تھیں لیکن اس نے یہ نہیں سوچا کہ ان مخلصین کے ایمان کو کتنا بڑا نقصان پہنچ سکتا ہے۔ بعض واقفین زندگی نے بھی ایسی حرکتیں کیں' ان کو انتظامیہ سے یا تبشیر سے شکوہ ہوا غیر ملکوں کے نو احمدی مخلصین بیچارے ساری عمر بڑے اخلاص کے ساتھ جماعت سے تعلق رکھتے تھے ان کو اپنا ہمدرد بنانے کی خاطر یہ بتانے کے لئے کہ دیکھیں جی ہمارے ساتھ یہ ہوا ہے' وہ قصے بیان کرنے شروع کئے۔ خود تو اس طرح بچ کے واپس اپنے ملک میں چلے گئے اور پیچھے زخمی روحیں چھوڑ گئے ان کا گناہ کس کے سر پہ ہو گا۔ یہ بھی ابھی طے نہیں ہوا کہ انتظامیہ کی غلطی تھی بھی یا نہیں۔ اور جہاں تک میں نے جائزہ لیا' غلطی انتظامیہ کی نہیں تھیں' بدظنی سے سارا سلسلہ شروع ہوا لیکن اگر غلطی ہوتی بھی تب بھی کس کا یہ حق نہیں ہے کہ اپنی تکلیف کی وجہ سے دوسروں کے ایمان ضائع کرے۔ پس سچا وفادار وہ ہوا کرتا ہے جو خدا تعالیٰ کی جماعت پر نظر رکھے۔ اس کی صحت پر نظر رکھے۔ پیار کا وہی ثبوت سچا ہے جو حضرت سلیمان علیہ السلام نے تجویز کیا تھا اور اس سے زیادہ بہتر قابل اعتماد اور کوئی بات نہیں۔ آپ نے سنا ہے بارہا مجھ سے بھی سنا ہے پہلے بھی سنتے رہے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت سلیمان کی عدالت میں دو دعویداراؤں کا جھگڑا پہنچا۔ جن کے پاس ایک ہی بچہ تھا کبھی ایک گھسیٹ کر اپنی طرف لے جاتی تھی کبھی دوسری گھسیٹ کر اپنی طرف لے جاتی تھی اور دونوں روتی اور شور مچاتی تھیں کہ یہ میرا بچہ ہے۔ کسی صاحب فہم کو سمجھ نہیں آئی کہ اس مسئلہ کو کیسے طے کیا جائے۔ چنانچہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی عدالت میں یہ مسئلہ پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ طے کرنا تو بڑا مشکل ہے کہ یہ کس کا بچہ ہے۔ اگر ایک کا بچہ ہوا اور دوسری کو دے دیا گیا تو بڑا ظلم ہو گا اس لئے کیوں نہ اس بچے کو دو ٹکڑے کر دیا جائے اور ایک ٹکڑا ایک کو دے دیا جائے اور دوسرا ٹکڑا دوسری کو دے دیا جائے۔ تاکہ ناانصافی نہ ہو۔ چنانچہ انہوں نے جلاد سے کہا کہ آؤ اس بچے کو عین بیچ سے نصف سے دو ٹکڑے کر کے ایک' ایک کو دے دو۔ اور دوسرا' دوسری کو دے دو۔ جو ماں تھی وہ روتی چیختی ہوئی بچے پر گر پڑی کہ میرے ٹکڑے کر دو اور یہ بچہ اس کو دے دو لیکن خدا کے لئے اس بچہ کو کوئی گزند نہ پہنچے۔ اس وقت حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ بچہ اس کا ہے۔ پس جو خدا کی خاطر جماعت سے محبت رکھتا ہے' کیسے ممکن ہے کہ وہ جماعت کو ٹکڑے ہونے دے اور ایسی باتیں برداشت کر جائے کہ جس کے نتیجہ میں کسی کے ایمان کو گزند پہنچتا ہو۔ وہ اپنی جان پر سب وبال لے لیگا اور یہی اس کی سچائی کی علامت ہے۔ لیکن اپنی تکلیف کو دوسرے کی روح کی

باقی صفحہ ۷ پر

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

# افغانستان / تاجکستان

بتایا گیا ہے کہ گزشتہ جمعرات کے روز روسیوں کی بمباری کے نتیجہ میں افغانستان کے شمالی علاقے میں سو آدمی ہلاک ہو گئے اور دو سو زخمی۔ کہا جاتا ہے کہ جب سے روس نے افغانستان کے اندر مبینہ تاجک اسلامی باغیوں کے اڈوں پر بمباری شروع کی ہے۔۔ یہ حملہ سب سے زیادہ شدید تھا۔ یہ حملہ صوبہ داخر کے ایک شہر پر کیا گیا اس حملہ میں بارہ ہوائی جہازوں نے حصہ لیا جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ نہایت بے دردی سے حملہ کیا گیا۔ بہت سے لوگ جو زخمی ہوئے ان کی حالت نازک ہے۔ گزشتہ چند دنوں میں افغان تاجکستان سرحد پر حملوں نے شدت اختیار کر لی ہے۔

ان لڑنے والوں میں ایک طرف روس کی رہنمائی میں تاجک حکومت کی فوجیں ہیں اور دوسری طرف وہ لوگ جنہیں اسلامی باغی کہا جاتا ہے اور جو رحمانوف کی حکومت کی مخالفت کر رہے ہیں۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ افغانی صدر برہان الدین ربانی کے دستوں نے شمال کے علاقے قابو حاصل کر لیا ہے اگرچہ یہ اطلاع افغانیوں کی طرف سے نہیں ملی۔

☆○☆

## جہازوں کی خرید

پاکستان کے لئے دفاعی ضروریات کا سامان فرانس سے خریدنے کے لئے دونوں ملکوں میں باقاعدہ اجلاس ہوتے رہتے ہیں۔ اسلام آباد نے اس بات میں دلچسپی کا اظہار کیا ہے کہ وہ نو سیکنڈ ہینڈ میراج ۵ / ۳ ہاف ونگز اور میراج ۳ ای ایرکرافٹ سات کی تعداد میں خریدنا چاہتا ہے پاکستان کو تجویز پیش کی گئی تھی کہ وہ نو سیکنڈ ہینڈ میراج ۵ / ۳ ہاف ونگز اور سات سیکنڈ ہینڈ میراج ۳ ای خریدیں۔ لیکن ان کی جو قیمت بتائی گئی وہ پاکستان کو زیادہ محسوس ہوئی۔ گزشتہ دنوں جب پاک فوج جائنٹ کمیٹی برائے آرمامنٹ کولیبریشن کا اجلاس ہوا تو یہ بات فرانس نے پاکستان سے کہی پاکستان نے ان سے قیمت کم کرنے کے لئے کہا ہے اور یہ بھی کہ جہازوں کے پر اور ہوائی جہاز ان دونوں کو الگ الگ سمجھا جائے۔ پاکستان نے اپنی اس خواہش کا اظہار کر دیا ہے کہ وہ بغیر کسی اور کو اس معاملے میں ڈالے یہ سازو سامان خریدے گا۔

☆○☆

## عراق / اقوام متحدہ

عراق نے کہا ہے کہ اگر اقوام متحدہ کی سیکیورٹی کونسل کے اراکین نے واشنگٹن کو اس بات پر آمادہ نہ کیا کہ وہ عراق کے متعلق اپنا رویہ ترک کرے تو بغداد کی حکومت واشنگٹن کا مقابلہ کرے گی۔ عراق کے وزیر ثقافت اور اطلاعات کے انڈر سیکرٹری نوری نجم المرسومی نے کونسل کے ممبروں سے کہا کہ جب بغداد نے ۱۹۹۱ء کی خلیج جنگ کے فائر بندی کے معاہدے پر پوری طرح عمل کیا ہے تو انہیں چاہئے کہ وہ امریکہ کے دباؤ میں نہ آئیں بلکہ راست روی اختیار کرتے ہوئے عراق پر سے پابندیاں اٹھالیں۔ مرسومی نے ایک عراقی اخبار جس کا تعلق حکومت سے ہے میں لکھتے ہوئے کہا ہے کہ اگر کونسل کے اراکین نے امریکہ کی پالیسی کو چلائے رکھنے سے گریز نہ کیا تو عراق یکطرفہ طور پر اقوام متحدہ کی طرف سے لگائی گئی پابندیوں کو ختم کر دے گا۔ اگرچہ انہوں نے یہ تو نہیں کہا کہ وہ اس سلسلے میں کیا کارروائی کریں گے لیکن اس میں کچھ شک نہیں کہ عراقی سرکاری افسر امریکہ کے رویہ سے ناخوش ہیں۔ مرسومی نے کہا کہ باوجود اس کے کہ عراق نے تمام شرائط پوری کر دی ہیں امریکہ اس بات پر مصر ہے کہ مزید بوجھ ڈالا جائے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ کو اپنی غلطی کا احساس ہو جائے گا۔ جب عراق دوسری راہیں تلاش کر لے گا۔ امریکہ کو یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ عراق کے پاس اختیار کرنے کے لئے اور کوئی راستہ نہیں ہے۔

امریکہ شرارت سے عراق کی ہر زندہ چیز کو مار دینے پر تلا ہوا ہے۔ اور اس کی خوب صورتی کو ختم کرنے کا تہیہ کئے ہوئے ہے۔ اقوام متحدہ کے افسروں نے عراق کی ان امیدوں پر پانی پھیر دیا ہے کہ وہ اپنا تیل برآمد کر سکے۔ ابھی تک یہ کہا جاتا ہے کہ جراثیم کے ذریعے جنگ لڑی گئی تھی۔ اقوام متحدہ کی سپیشل کمیٹی کے سربراہ کی چالیس صفحات کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ عراق کے پاس جو وسیع تباہی پھیلانے والے ہتھیار ہیں وہ ختم کئے جائیں۔ عراق کو اس بات سے انکار ہے کہ اس کے پاس کوئی ایسے ہتھیار موجود ہیں۔ اقوام متحدہ کا کہنا ہے کہ جب تک یہ کمیشن اس بات کی شہادت نہیں دیتا کہ عراق کے سارے ہتھیار ختم کر دیئے گئے ہیں جن سے زیادہ تباہی پھیلائی جا سکتی ہے اس وقت اس پر لگائی گئی پابندیاں ہٹائی نہیں جا سکتیں۔

☆○☆

## یاسر عرفات / عسکریت پسند

یاسر عرفات کی حکومت کے ایک اعلیٰ افسر نے بتایا ہے کہ یاسر عرفات نے مسلم عسکریت پسندوں کو غیر مسلح کرنے کے لئے اسرائیل سے مدد کا مطالبہ کیا ہے اور یہ مدد وہ اس طرح چاہتے ہیں کہ اسرائیل غازہ پٹی میں اسلحہ سمگل کر کے لیجانے کی روک تھام کرے۔ یہ بات عرفات نے اس وقت کہی جب وہ مصر کے صدر حسنی مبارک سے موجودہ حالات کے متعلق بات کر رہے تھے۔ موجودہ حالات ان بموں کی وجہ سے پیدا ہوئے جو خودکشی کرنے والوں نے استعمال کئے تھے اور جن کی وجہ سے ایک امریکی خاتون اور سات اسرائیلی فوجی ہلاک ہو گئے تھے اور پچاس سے زیادہ افراد زخمی ہوئے تھے۔

پی۔ ایل۔ او کے سربراہ نے کہا کہ وہ اسلحہ کو واپس لینے کی ہر ممکن کارروائی کریں گے اور اس طرح اسلحہ پر کنٹرول ہو جانے کی وجہ سے ایسے حادثات کا اعادہ نہیں ہو سکے گا۔ یہ بات مبارک حسنی کے سیاسی مشیر اوسامہ الباز نے گفت و شنید کے بعد اخبار نویسوں سے کہی۔ یاسر عرفات نے کہا ہے کہ اس وقت جو اسلحہ گردش کر رہا ہے یعنی ان کے علاقہ میں وہ اسرائیلی ہے۔ اسی لئے انہوں نے اسرائیل کی حکومت سے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ وہ اسلحہ کی سمگلنگ کو روکے۔ مصری رہنما نے یاسر عرفات کے لئے حمس اور اسلامک جہاد کے لوگوں کی کوششوں کو روکنے کے سلسلے میں حمایت کا وعدہ کیا ہے۔ انہوں نے مصری صدر کے نمائندے سے کہا کہ ہم یاسر عرفات کے ساتھ پوری طرح ہمدردی رکھتے ہیں۔ اس دوران فلسطینی افسروں نے دو سو اسلامی عسکریت پسند لوگوں کو حراست میں لیا ہے۔ ان میں سے دو اسلامی جہاد کے کارکنوں کو لمبے عرصے کے لئے جیل میں ڈال دیا گیا ہے۔

یاسر عرفات نے یہ بھی کہا ہے کہ میرے کارندے عسکریت پسندوں کو صرف ان سے اسلحہ حاصل کر کے نہیں چھوڑیں گے بلکہ ان پر مقدمات چلائے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ میں اپنی اس بات پر پوری طرح عمل کروں گا اور دکھا دوں گا کہ ہم اپنے علاقے میں کس طرح پوری طرح امن قائم رکھ سکتے ہیں۔ حسنی مبارک کے نمائندے نے مزید کہا کہ اگر فلسطینی اتھارٹی یہ کام کرنے کے لئے تیار نہ ہو تو ان پر الزام لگے گا کہ وہ غفلت سے کام لے رہے ہیں۔ یہ ان کی ذمہ داری ہے اور انہیں نبھانی چاہئے۔

## محترمہ بے نظیر بھٹو / بنیاد پرستی

جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں کہ محترمہ بے نظیر بھٹو نے گذشتہ ایام میں امریکہ سے اپیل کی تھی کہ وہ پاکستان میں مذہبی بنیاد پرستی کے خاتمے کے لئے اپنی امداد مہیا کرے۔ اس سلسلے میں اسلام آباد میں متعدد مذہبی بنیاد پرست پارٹیوں جن میں شیعہ اور سنی فرقوں کے لوگ بھی شامل تھے نے محترمہ بے نظیر بھٹو کے خلاف ایک قرارداد پاس کی کہ امریکہ سے امداد مانگنا درست نہیں ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ معاملہ مذہبی ہے اور اس کا ہمارے اپنے ملک کے ساتھ تعلق ہے۔ کسی دوسرے ملک سے یہ کہنا کہ وہ ہمارے مذہبی معاملات میں دخل دے ہرگز مناسب نہیں ہے۔ اس اجلاس میں بلاسفیمی قانون میں کسی ترمیم کی بھی مخالفت کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ اس قانون کے خلاف غیر مسلموں نے شکایات پیش کی ہیں۔ کونسل نے اپنے اس اجلاس میں کہا کہ ہم یہ مانتے ہیں کہ اس بات کی ضرورت ہے کہ ایسے قواعد وضع کئے جائیں جن سے مذہبی رواداری پیدا ہو اور فرقہ واریت کے آگے بند لگایا جا سکے۔ اس موقعہ پر ۱۷۔ نکاتی کوڈ وضع کیا گیا۔ جس پر کہتے ہیں کہ تمام علماء اور اسلامی سکالرز جو اس اجلاس میں شرکت کر رہے تھے۔ نے پوری طرح اتفاق کیا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ قابل اعتراض مواد کو ممنوع قرار دیا جائے اور اسی طرح دوسروں کے متعلق ہتک آمیز کلمات نہ کہے جائیں۔

انہوں نے تشدد اور دہشت گردی کی مخالفت کی اور کہا کہ مذہب کے نام پر قتل و غارت ایک بہت ہی ناپسندیدہ امر ہے۔ اسلام اسے کسی صورت میں بھی برداشت نہیں کرتا۔ یہ اجلاس ملی یکجہتی نیشنل سولیڈیریٹی کونسل نے بلایا تھا۔

## حکومت / تاجر برادری

گذشتہ روز لاہور میں وفاقی وزیر مملکت برائے مال مخدوم شہاب الدین نے کہا کہ پاکستان اپنے دفاعی اخراجات کو کم کر سکتا ہے بشرطیکہ بھارت بھی ایسا ہی کرے۔ وزیر موصوف لاہور چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری کو خطاب کرنے کے بعد اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے۔ تاجر برادری جو حکومت سے ناراض ہے کے تیکھے تیکھے سوالوں کے بعد یہ بات کہی گئی۔ یہ سوال انہوں نے خود ہی ان سے کہہ کر کروائے تھے۔ اور یہ راولپنڈی میں کئے گئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اپنی فوجی نفری میں یکطرفہ کوئی کمی کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ جیسا کہ بعض ممالک نے کہا ہے۔ کہتے ہیں کہ مخدوم شہاب الدین تاجر برادری کو منانے کے لئے ملک بھر کا دورہ کر رہے ہیں۔ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہمارے اندرونی معاملات میں کوئی شخص دخل اندازی نہیں کر سکتا۔ خاص طور پر ایسے معاملات میں جن کا ہمارے دفاع اور ہماری حفاظت سے تعلق ہے۔ انہوں نے بتایا کہ آئی۔ ایم۔ ایف سے انہوں نے کہہ دیا ہے اور یہ بات واشنگٹن میں ہوئی تھی کہ ایسی کوئی تجویز جو صرف پاکستان کے لئے ہو

لائبریری ربوہ



قبول نہیں کی جائے گی۔ البتہ اگر بھارت کو بھی وہی بات کہی جائے تو ہم تیار ہیں۔ اسی طرح انہوں نے یہ بات جان مونجو سے بھی کہی تھی۔ جو امریکہ کے سفیر ہیں۔ انہوں نے کھل کر کہا کہ ہم آئی۔ ایف۔ ایم کے دباؤ کے نیچے ہرگز نہیں آئیں گے۔

جب ان سے یہ کہا گیا کہ حکومت کی پالیسیوں نے گذشتہ ۱۸ ماہ میں کوئی اچھے نتائج پیدا کیوں نہیں کئے باوجود اس کے کہ حکومت دعوے کرتی رہتی ہے تو مخدوم شہاب الدین نے کہا کہ اس لئے کہ ہماری سب سے بڑی فصل یعنی کپاس اس دفعہ کامیاب نہیں رہی۔ ہماری اقتصادیات صرف ایک ہی فصل پر انحصار کرتی ہیں اور اگر کوئی غیر معمولی واقعہ پیش آجائے تو ہمیں نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ آخر ہم قدرت کے ساتھ تو نہیں لڑ سکتے۔

جہاں تک افراط زر کا تعلق ہے انہوں نے کہا کہ یہ حکومت کی پالیسیوں کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ اس میں غیر ملکی ذرائع بھی ملک کو متاثر کرتے ہیں۔ اور جیسا کہ سب جانتے ہیں ملک کا اس پر کوئی کنٹرول نہیں ہے۔ انہوں نے گھی کی مثال دی کہ پام آئل کی قیمت بڑھنے کی وجہ سے گھی کی قیمتیں بھی متاثر ہوئی ہیں۔ پام آئل ملیشیا سے خریدا جاتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اب وزیر اعظم نے انہیں کہا ہے کہ ملک میں پام آئل کے درخت جلد از جلد اگانے کی مہم شروع کی جائے۔ یہ ایک بہت بڑی سکیم ہے اور پاکستان میں پرائیویٹ سیکٹر کو بھی کہا جائے گا کہ وہ ملکی معیشت کو بہتر بنانے کے لئے پام آئل کے درخت لگائیں۔

اس سے پہلے تاجر برادری سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آج کل بجٹ سازی کا کام جاری ہے اور وہ چاہیں گے کہ مختلف اطراف سے خاص طور پر تاجر برادری سے انہیں تجاویز موصول ہوں۔ حکومت کسی طرح بھی تاجر برادری کی مخالف نہیں ہے۔ انہوں کہا کہ سی۔ بی۔ آر۔ کے لوگ سوچتے ہیں کہ تاجر برادری نہیں چاہتی کہ ان پر ٹیکس لگیں حالانکہ یہ بات درست نہیں ہے۔

## ضرورت انسپکٹران

○ نظامت مال وقف جدید کو انسپکٹران کی ضرورت ہے خدمت کا جذبہ رکھنے والے احباب اپنی درخواستیں مع اسناد و تصدیق امیر صاحب / صدر صاحب جماعت مورخہ ۳۰۔ اپریل ۹۵ء تک ناظم مال وقف جدید کو بھجوائیں۔

امیدوار کا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے اور درخواست میں نام۔ ولدیت۔ عمر۔ ڈاک کا پتہ اور دیگر عمومی کوائف درج کر دیئے جائیں۔

(ناظم مال وقف جدید)

# اطلاعات و اعلانات

## درخواست دعا

○ مکرم مرزا حفیظ احمد صاحب وکالت علیاء تحریک جدید کا بھانجا عزیز ریحان احمد ابن مکرم سلیم احمد بٹ بعمر ۵ ماہ کو جرمنی میں گر جانے سے سر پر چوٹ آئی ہے مختصر سا آپریشن ہوا ہے۔ انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں ہے۔ احباب کرام سے جلد اور کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

## یوم تحریک جدید

○ امراو صدر صاحبان، مربیان و معلمین سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ مجلس مشاورت ۱۹۹۱ء کے فیصلہ کی تعمیل میں سال رواں کا پہلا یوم تحریک جدید ۲۸۔ اپریل ۱۹۹۵ء بروز جمعۃ المبارک منانے کا اہتمام فرماویں۔ اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کر کے نیز اس دن خطبہ میں بھی احباب جماعت کو مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے اور مطالبات تحریک جدید کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرماویں اور اس تحریک کے ذریعہ جماعت پر نازل ہونے والے انعامات و افضال الہیہ کا ذکر کیا جائے۔

درخواست ہے کہ براہ مہربانی جلسہ یوم تحریک جدید کی رپورٹ سے بھی مطلع فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

## اولاد کو وقف کرنے والے والدین کے لئے ضروری

### اعلان

○ احباب جماعت میں سے ایسے والدین جن کے بچے خدمت دین کے لئے "وقف اولاد" کے تحت وقف ہیں اور ان بچوں نے اس سال میٹرک کا امتحان دیا ہے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں۔ تاکہ ان کے وقف اور آئندہ پروگرام کے بارہ میں ان بچوں سے براہ راست بھی خط و کتابت کی جاسکے اسبارہ میں وکالت دیوان کی سابقہ چٹھی کے نمبر اور تاریخ کا حوالہ ضرور دیں نیز اطلاع دیں کہ میٹرک کرنے کے بعد کیا ارادہ ہے؟...... ۲۔ بچے کلام الہی ناظرہ درست طور پر پڑھنا سیکھیں روزانہ کلام الہی کی تلاوت کرتے رہیں۔ دینی و عام معلومات کو بہتر بنائیں خدام الاحمدیہ کی مرکزی تربیتی کلاس میں میٹرک کا امتحان دینے کے بعد شامل ہوں نیز میٹرک کے امتحان کے نتیجہ کی بھی اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

## امداد برائے مستحق طلباء

○ شعبہ امداد طلباء مستحق طلباء کی امداد کیلئے صدر انجمن میں مشروط بامد کے طور پر ہے۔ اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعے پورے کئے جاتے ہیں۔

شعبہ امداد طلباء مخیر احباب کی اعانت کا محتاج ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

عطیات اور صدقات کی رقوم اس وضاحت کے ساتھ کہ یہ رقم عطیہ یا صدقہ برائے امداد طلباء ہے براہ راست بنام نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلباء بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ (نگران امداد طلباء)

بقیہ صفحہ ۳

وہ ہے کہاں۔ اور جب تم تلاش کرو گی تو وہ تمہیں مل جائے گا۔ (کلام الہی) خود بتاتا ہے کہ وہ ایک بند خزانہ ہے۔ اس کے الفاظ ہر ایک کے لئے کھلے ہیں۔ اس کی سورتیں ہر ایک کے لئے کھلی ہیں مگر اس کے لئے کھلی ہیں جو پہلے ایمان لاتا ہے۔ وہ فرماتا ہے "وہ لوگ جو برکت اور رحمت سے ممسوح کئے جاتے ہیں وہی سمجھ سکتے ہیں کہ (کلام الہی) میں کیا کچھ بیان ہوا ہے۔ باقی عربی کتابیں عربی جاننے سے سمجھی جاسکتی ہیں لیکن (کلام الہی) ایمان سے سمجھا جاسکتا ہے اگر تمہیں کامل ایمان حاصل ہو اور پھر تم اس کو دیکھو تو اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دنیا کی کسی مجلس میں دنیا کی کسی یونیورسٹی کی ڈگری یافتہ عورت سے تم نیچی نہیں ہو سکتیں۔ وہ تمہیں اس طرح دیکھے گی جس طرح شاگرد اپنے اساتذہ اور معلمین کو دیکھتے ہیں۔ کیونکہ تمہارے پاس ہو چیز ہوگی جو ان کے پاس نہیں ہوگی۔

بقیہ صفحہ ۴

خدا تعالیٰ ہر گام پر نصرت و تائید فرمائے۔ (آمین)

ملکی اخبارات پر مبنی صفحہ غیر ممالک میں بسنے والے پاکستانیوں کے لئے ایک ایسا انمول تحفہ ہے جس کی اور کہیں بھی مثال نہیں ملتی خوشی کی بات یہ ہے کہ خبروں کا خلاصہ بہت عرق ریزی کے ساتھ نکالا جاتا ہے جس سے ساری تصویر سامنے آجاتی ہے۔ اس کے لئے ہم سب پردیسی آپ کے بے حد شکر گزار ہیں۔ اب کچھ عرصہ سے کھیل میں دلچسپی رکھنے والوں کے لئے "کھیل اور کھلاڑی" کے عنوان سے جو سلسلہ شروع ہوا ہے وہ بھی بہت دلچسپی کا حامل ہے۔

برازیل میں آج کل گرمی ہے تاہم موسم آہستہ آہستہ تبدیل ہو رہا ہے اور مئی۔ جون۔ جولائی میں جب کہ پاکستان شدید گرمی کی لپیٹ میں ہو گا یہاں موسم سرد ہو گا لیکن پھر بھی اتنا نہیں جتنا پاکستان میں ہوتا ہے۔

اس خط کے حوالہ سے برازیل کی ایک ایسی بات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو مشاہدہ کی اور بہت اچھی لگی وہ یہ کہ اکتوبر ۱۹۹۴ء میں یہاں پر صدر برازیل اور ممبرز پارلیمنٹ کے لئے پر امن انتخابات ہوئے ہر پارٹی کو ٹیلی ویژن، ریڈیو اور اخبارات میں اپنا موقف پیش کرنے کا موقع دیا گیا کہیں بھی لڑائی جھگڑے کی اطلاع نہیں ملی۔ اس کے بعد مورخہ یکم جنوری ۱۹۹۵ء کو نئے منتخب صدر "Mr. Fernando Nenrique" نے ایک پر وقار تقریب میں عہدہ سنبھالا تو سابق صدر کو باعزت طریق پر ان کے عہد میں ہونے والے کاموں کے بیان کے ساتھ رخصت کیا گیا۔ اس موقع پر دونوں لیڈر بغلگیر ہوئے اور ایک دوسرے کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر انہوں نے اپنی اپنی محبت کا اظہار کیا۔

لیڈروں کی محبت و پیار کا ایسا نظارہ تھا جس نے دل پر اچھا اثر پیدا کیا اور اس قوم کی عظمت اجاگر ہوئی کہ اگر ان میں بعض اخلاقی کمزوریاں ہیں تو بعض عمدہ اخلاق بھی پائے جاتے ہیں جن کی بدقسمتی کے ساتھ ہمارے ملکوں میں کمی ہے۔ یہ احساس بھی شدت سے پیدا ہوا کہ کاش ہمارے اسلامی ملک پاکستان میں بھی کبھی ایسا نظارہ دیکھنے کو ملے اور لیڈروں میں باہمی محبت و پیار کی فضاء پیدا ہو تا وہ بھی حقیقی رنگ میں عوام کی خدمت کر سکیں اور ایک دوسرے پر گند اچھالنے اور انہیں ننگا اور بے عزت کرنے کی بجائے سب کے لئے عزت و احترام کا جذبہ پیدا ہو اور اس کے نتیجہ میں پر امن فضاء قائم ہو۔ ہاں پھر سوچتا ہوں تو مکرر یہی کہتا ہوں کہ کاش۔ کاش۔......

بقیہ صفحہ ۵

زخمی کرنے کے لئے استعمال نہیں کرے گا پس واقفین میں اس تربیت کی غیر معمولی ضرورت ہے۔ کیونکہ یہ ایک دفعہ واقعہ نہیں ہوا، دو دفعہ نہیں ہوا بیسیوں مرتبہ پہلے ہو چکا ہے اور اس کے نتیجہ میں بعض دفعہ بڑے فتنے پیدا ہوئے ہیں۔ ایک شخص سمجھتا ہے کہ میں نے خوب چالاکی کی ہے خوب انتقام لیا ہے، اس طرح تحریک جدید نے مجھ سے کیا اور اس طرح پھر میں نے اس کا جواب دیا۔ اب دیکھ لو میرے پیچھے کتنا بڑا گروہ ہے۔ اور نہیں سوچا کہ وہ گروہ اس کے پیچھے نہیں۔ وہ شیطان کے پیچھے تھا۔ وہ بجائے متقیوں کا امام بننے کے منافقین کا امام بن گیا ہے اور اپنے آپ کو بھی ہلاک کیا ہے اور اپنے پیچھے چلنے والوں کو بھی ہلاک کیا۔ پس یہ چھوٹی چھوٹی باتیں سہی لیکن غیر معمولی نتائج پیدا کرنے والی باتیں ہیں۔ آپ بچپن سے ہی اپنے واقفین نو کو یہ باتیں سمجھائیں اور پیار و محبت سے ان کی تربیت کریں تاکہ وہ آئندہ صدی کی عظیم لیڈر شپ کے اہل بن سکیں۔

# خبریں

**ربوہ** : 18- اپریل-1995ء
آسمان ابر آلود ہے اور وقفہ وقفہ سے ہلکی بارش ہو رہی ہے۔
درجہ حرارت کم از کم 19 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ 29 درجے سنٹی گریڈ

○ پنجاب اسمبلی میں قائم مقام قائد حزب اختلاف چوہدری پرویز الٰہی نے اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کے لئے ضمانت کرالی ہے۔ چوہدری پرویز الٰہی کے وکیل نے ضمانت کی درخواست دائر کی جس کی اٹارنی جنرل نے حمایت کی اور کہا کہ چونکہ کیس کا میرٹ پر فیصلہ ہونے میں کافی وقت لگے گا اس لئے ضمانت لے لی جائے۔ عبوری ضمانت ۲۸ مئی تک منظور کی گئی ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ ہم نے خواندگی اور روزگار کی فراہمی کا عزم کر رکھا ہے مگر احکامات راستے میں ہی رک جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مسلم لیگ (ج) اور پیپلز پارٹی کا اکٹھا رہنا ملک کی خدمت کے لئے ضروری ہے۔ انہوں نے گوجرانوالہ سے غلیظ شہر کا داغ دھونے کے لئے ۶۸ کروڑ کے ترقیاتی پیکیج کا اعلان کیا۔ انہوں نے گوجرانوالہ میں یونیورسٹی کے قیام کا منصوبہ تیار کرنے کی بھی ہدایت کی۔

○ پرتگال کے صدر ڈاکٹر ماریو البارتو پاکستان کے تین روزہ سرکاری دورے پر اسلام آباد پہنچ گئے ہیں۔ اپنی آمد کے فوراً بعد پرتگال کے صدر نے وزیر اعظم بے نظیر بھٹو سے ملاقات کی۔ جس کے بعد انہوں نے صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری سے بھی ملاقات کی۔

○ آپریشن ڈنائٹ جیکالز کیس میں حکومتی سینیٹر گل شیر نے عدالت میں پہنچ کر گرفتاری پیش کردی۔ تین ملزمان بریگیڈیئر امتیاز ملک نعیم احمد خان اور منیر احمد کے وکلاء نے عدالت کو بیماری کی درخواستیں پیش کیں اور سماعت اگلے ماہ تک ملتوی کرنے کی استدعا کی تاہم مقدمے کی سماعت ۲۷- اپریل تک ملتوی کر دی گئی۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ ہم پنجاب میں جرائم سے پاک معاشرہ قائم کرنے کے خواہاں ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ وال چاکنگ کے خاتمہ کی طرح الیکشن کے موقع پر پوسٹرز کا سائز بھی حکومت خود مقرر کرے گی۔

○ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے سربراہ اور قومی اسمبلی کے قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف نے لندن میں الطاف حسین سے ایک اور ملاقات کی۔ اس ملاقات میں دونوں لیڈروں نے آپس میں رابطے بڑھانے پر اتفاق کیا اور اس بات سے بھی اتفاق کیا کہ موجودہ حکومت اپنے غیر جمہوری اقدامات سے ملک کو یک جماعتی آمریت کی طرف لے جا رہی ہے۔ الطاف حسین نے اس موقعہ پر کہا کہ محب وطن رہنماؤں نے اس صورت حال کا نوٹس نہ لیا تو بیشتر اپوزیشن رہنما جلاوطنی پر مجبور ہوں گے۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر سید یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ ملک میں خانہ جنگی کے حالات پیدا ہو چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امیر ارکان کو ایوان میں لانا میرا فرض ہے۔ انہوں نے اس بات کی تردید کی کہ انہیں کسی عہدے کا لالچ ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم کے عہدے سے زیادہ بہتر سپیکر کا عہدہ ہے۔

○ وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ پاکستان بھارت کے ساتھ مذاکرات کے لئے تیار ہے لیکن بھارت کو اس کے لئے بات چیت کا ایجنڈا طے کرنا ہو گا۔ ہم بھارتی ایجنڈا پر بات چیت نہیں کریں گے بھارت اگر مسئلہ کشمیر پر مذاکرات چاہتا ہے تو اسے جبر و تشدد بند کرنا ہو گا۔ اور مناسب ماحول فراہم کرنا پڑے گا۔ انہوں نے بتایا کہ پریسلر ترمیم کے خلاف واشنگٹن میں فضا سازگار ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے امریکہ پر واضح کر دیا ہے کہ ہم یکطرفہ ایٹمی تنصیبات کا معائنہ نہیں کرائیں گے۔

○ پنجاب اسمبلی کے ۲۴۰ اراکین اسمبلی اور ان کے عزیز و اقارب کو رہائشی سہولتوں کی فراہمی کے لئے تین ارب روپے کی ہاؤسنگ سکیم کی منظوری اسمبلی کی ہاؤس کمیٹی نے دی۔ لاہور کے قریب ہاؤسنگ سکیم کے لئے جگہ کی تلاش شروع کردی گئی۔

○ امریکی سینیٹر لیری پریسلر نے کہا ہے کہ پاکستان نے صاف گوئی سے کام نہیں لیا۔ ترمیم میں نرمی کانگرس کی غلطی ہو گی۔ پریسلر نے کہا کہ دہشت گردوں کی پناہ گاہ پاکستان کے پاس ایٹمی ہتھیار ہیں۔ اس لئے لچک نہیں دی جاسکتی۔

○ فنکشنل لیگ کے سربراہ پیر پگاڑا نے کہا ہے کہ فیمیلی پلاننگ پوری رفتار سے جاری ہے۔ بچنے والے فنکشنل لیگ ہی میں آجائیں گے۔ پھر مسلم لیگ حکومت بنائے گی۔ الطاف کے "پیروکاروں" نے انہیں پیر کا درجہ دیا۔ لیکن میں انہیں "انکل" سمجھتا ہوں۔ انہوں نے کہا مذاکرات یا احتجاجی مظاہروں سے مسائل حل نہیں ہوں گے۔ پیپلز پارٹی جب بھی برسر اقتدار آئی لوٹ مار اور قتل و غارت کو فروغ ملا۔

○ ایرانی صدر علی اکبر ہاشمی رفسنجانی بھارت کے تین روزہ دورے پر نئی دہلی پہنچ گئے ہیں۔ بی بی سی کے مطابق ۱۹۷۹ء کے بعد بھارت کا دورہ کرنے والے وہ پہلے ایرانی صدر ہیں معلوم ہوا ہے کہ وہ بھارتی حکام سے مسئلہ کشمیر بھی بات چیت کریں گے۔

○ نواز شریف اور میر افضل میں اس بات پر رابطہ ہوا ہے کہ مسلم لیگ (ج) میں پریشر گروپ بنایا جائے اس سلسلے میں میر افضل اور ظفر جمالی سے اسد جونیجو، فضیہ جونیجو، چوہدری اختر اور چوہدری عبد الستار تعاون کر رہے ہیں۔

○ وفاقی حکومت نے دولت ٹیکس نہ دینے والے تاجروں کے خلاف کارروائی کا فیصلہ کرتے ہوئے ۹۶۹ تاجروں کو نوٹس بھجوا دیئے ہیں۔ حکومت نے بتایا ہے کہ اثاثے اور آمدن دولت ٹیکس کے ہدف سے زیادہ رکھنے والوں سے جرمانے سمیت ٹیکس لیا جائے گا۔

○ اسلامی عقائد کی توہین پر تامل ناڈو میں ہندو مسلم فسادات بھڑک اٹھے۔ ایک ہندو تنظیم نے دو دنوں میں سات مسلمانوں کو شہید کر دیا۔ اور مساجد کی بے حرمتی کی۔ اس واقعہ پر ہندوستان ٹائمز نے لکھا ہے کہ مسلمانوں کا اشتعال بجا ہے۔

○ وفاقی کابینہ کی اقتصادی کمیٹی نے آلو کی درآمد سے پابندی اٹھانے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ قومی اسمبلی کے رکن جاوید ہاشمی کو چھڑانے اور تھانے پر ہلہ بولنے کے الزام میں متعدد ارکان اسمبلی کو عدالت میں طلب کیا گیا ہے۔ جہاں ۳۰- اپریل کو ان پر فرد جرم عائد کی جائے گی۔

○ ڈاکٹروں نے قوم پرست سیاست دان جی۔ ایم سید کے متعلق مایوسی کا اظہار کر دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ اب دوائی نہیں صرف دعا کی ضرورت ہے۔

○ شمالی ناظم آباد میں رات دس بجے نامعلوم مسلح افراد کی اندھا دھند فائرنگ سے سات افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔

○ وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے بتایا ہے کہ نئی دہلی میں سارک کانفرنس کے موقعہ پر صدر پاکستان سردار فاروق احمد خان لغاری اور بھارتی صدر کی کرٹسی ملاقات ہو گی۔ جس میں کشمیر پر مذاکرات بھی امکان ہے۔

○ سینیٹر ملک محمد قاسم چیئرمین اینٹی کرپشن کمیٹی نے کہا ہے کہ ملک میں اینٹی کرپشن سے کرپشن زیادہ طاقتور بن چکی ہے۔ کرپشن مافیا ملک کی جڑیں کھوکھلی کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوامی تائید و حمایت کے بغیر کرپشن کا خاتمہ ممکن نہیں۔

○ متحدہ محاذ اساتذہ پاکستان نے اپنے مطالبات منوانے کے لئے ملک گیر احتجاجی تحریک شروع کر دی ہے۔

○ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے سربراہ اور قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ ایم۔ کیو۔ ایم کو تسلیم کئے بغیر مسائل حل نہیں کئے جاسکتے۔

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل عبد الوحید نے کہا ہے کہ بھارت کے ہر ایٹمی ہتھیار کا توڑ ہمارے پاس موجود ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ بلدیاتی الیکشن کے لئے نئی حلقہ بندیاں ہوں گی۔ فہرستوں پر بھی نظر ثانی ہو سکتی ہے۔ اس کے متعلق آرڈیننس جلد جاری ہو گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ تعلیم کے سلسلے میں پروگرام شروع کرنے پر میں عمران خان کا مشکور ہوں۔


مرض اٹھراء کے مشہور معالج حکیم نظام جان کے فرزند کے
دواخانہ محافظ صحت اوکاڑہ
کو خدمت کا موقع دیں۔ خالص اجزاء سے تیار شدہ ادویہ آپکو اسی دواخانہ سے دستیاب ہوں گی۔
اٹھراء کی گولیاں، زوجام عشق، ایچ کے این اولادِ نرینہ وغیرہ۔ حکیم عطاء الرحمٰن علوی
دواخانہ محافظ صحت کوٹ نہال سنگھ سٹریٹ 3 اوکاڑہ



دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
3½ تا 7½ بجے شام
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ



قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634



خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہمارا شعار
خدمت ○ دیانت
مکانات - پلاٹ - دوکانات و دیگر سکنی اور زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 212379